اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۸ جلد ۱۵ — مطبوعہ ۵ مئی بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء

قیمت فی پرچہ ۲ پائی
سالانہ معہ محصول عہ ۱/ ۳ عہ

گلدستہ اخبارات

تشخیص مہر علی کی بابت تاہنوز آخری فیصلہ کی کچھ خبر نہیں۔ **مڈل** کا نتیجہ پورے ساڑھے تین مہینہ بعد نکلا **الگزینڈرا** اسکول امرتسر سے ۲ لڑکیاں مڈل میں کامیاب ہوئیں۔ **زار** روس نے مشہور افغان سکندر خان کو شرف ملاقات بخشا۔ **مفسدان** افغانستان نے امیر کے جنرل غلام حیدر کو قتل کر ڈالا۔ **سڑک** ریلوے روس سے افغانی سرحد صرف ۲۰ میل فاصلہ پر رہجاتی ہے۔ **تنگل** ضلع امرتسر سے ایک جوان لڑکی اپنے منگیتر کے ساتھ فرار ہوگئی۔ والدین نے عدالت میں دعوی کیا ہے۔ (شادی کیوں نہ کردی) **سخت** شکایت ہے کہ امرتسر اور لودیانہ کے درمیان ریلوے اسٹیشنوں پر مسلمان اور عیسایوں کو پانی نہیں ملتا۔ مسلمان بہشتی کا پتہ نہیں۔ ہندو جھیور دیتے نہیں۔ گورنمنٹ کی توجہ بباعث سخت گرمی کے نہایت ضروری ہے۔ **الہ آباد** میں یونیورسٹی کے قیام کی منظوری آگئی۔ **لیڈی** ڈفرن صاحبہ نے شملہ جاتے ہوئے زنانہ میڈیکل کالج آگرہ کا معائنہ فرمایا۔

جہانسی کے چپلین ایلن راسی صاحب کو گوا کے رستہ میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ **گورنمنٹ** نے ۳۵ ہزار کو دہلی کا سول ہسپتال کیمبرج مشن کے ہاتھ فروخت کیا۔ **ریاست** گوالیار کا ارادہ ہے۔ کہ ساڑھے تیس لاکھ روپیہ قرض لیکر پبلک ورکس میں صرف کرے۔ **مسٹر** میوز کلکٹر خاندیس بروز اتوار شکار کھیلتے ہوئے شیر کا شکار ہوئے۔ **مہاراجہ** ملکہ کے ساتھ سر لپیل گریفن صاحب بھی انگلستان جائینگے **مکتی فوج** نے تلک لگانا اختیار کیا۔ سُبر اکیا۔ **مکتی فوج** کے میجر الشیرداس جو یورپین ہیں کسی ہندوستانی عورت سے شادی کرینگے **خوب** ہوا کہ بنگال میں لڑکوں کے ہاتھ شراب بیچنے کی ممانعت کی گئی۔ **جیوبلی** کے موقعہ پر انگلستان میں قیدیوں کا رہا کیا جانا ہاؤس آف کامنس میں ناپسند کیا گیا ہے اور اکثر اخبارات بھی مخالف ہیں۔ **جزیرہ فیجی** کی آبادی میں سے ۹۸½ فیصدی عیسائی ہیں۔ جیمس کلورٹ صاحب اول اس جزیرہ میں جبکہ یہاں کے لوگ مردم خوار تھے منادی کو آئے تھے۔ وہ تاہنوز زندہ اور توانا اور مضبوط ہیں۔ عجیب انقلاب اس تھوڑے عرصہ میں ہوا۔ **دنیا** کی آبادی کے لحاظ سے والیٔ ہند اور فغفور چین عنقریب نصف پر حکمران ہیں۔ **یروشلم** میں عیسایوں کیطرف سے ایک یتیم خانہ جاری ہے۔ **پادری** ہیرس صاحب مشنری جیپان کا قول ہے کہ اس صدی کے خاتمہ تک جیپان میں دین عیسوی قومی مذہب ہو جائیگا۔ **انسانی** باتیں جب جانی جاتی ہیں۔ تو پیار کے لائق ہوتی ہیں۔ الٰہی باتیں پیار کرنے کے بعد جانی جاتی ہیں۔ **محکمہ** ریلوے میں ۲۹۲ نوکریاں خالی ہیں جنکے لئے تین ہزار درخواستیں آئیں۔ (انٹرنس اور مڈل والے لینگے) **افغانستان** کے غدر کی سرکاری خبروں سے تصدیق ہوئی۔ **۱۴** اپریل کو دہلی میں آگ لگی ویسٹ منٹ کاٹن پریس اور کئی مکان جلے تیس ہزار پونڈ کا نقصان ہوا۔ **برہما** جانے کے لئے درزی حجام وغیرہ فراہم ہورہے ہیں۔ **لاہور** میں دو پولس کنسٹبل کو بجرم چوری سزائے قید سنگین ۲ سال معہ جرمانہ ہوئی۔ **لاٹ** صاحب پنجاب سے درخواست ہوئی کہ خرابی امتحان یونیورسٹی کی تحقیق کریں۔ **ایک** عورت کی دانت سے ناک کاٹنے پر ایک اندھا فقیر کلکتہ میں گرفتار ہوا۔ **لکھنو** میں ایک اور کاغذ کی کل تیار ہوگی۔ **لندن** میں ایک میٹنی انگم ٹکس اور ہم ٹیس ٹاکو پر محصول کم کیا گیا +

نور افشاں

مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۸۸ء

مینڈکی کو بھی زکام لگا

ہمارے چھوٹے سے ہمعصر گجراتی ہادی اُس تحریر پر جو ہمنے برڈلا صاحب کی کتب کی نسبت لکھی تھی جزبز ہوگئے ہم سے سخت ناراض ہوگئے۔ نہ معلوم کس بات پر۔ خیر فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ اُنکی کل تحریر تو صفائی سے پڑھی نہیں گئی۔ مگر جہانتک ہمیں اُنکی سمجھ آئی ہی۔ جواب سے عاری پائے گئے۔ کیونکہ اپنی حیثیت کے بموجب چھوٹے ہتھیار پر اُتر آگئے۔ اُس کل تحریر میں صرف ایک فقرہ قابل توجہ ہی جسپر ہم بھی کچھ عرض کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں +

"جناب عالی یہہ کسی نبی کی پیشگوئی یا حضرت مسیح کی ہدایت نہیں ہی کہ جو کام کوئی کرے۔ وہی بن جاتا ہی۔ یہہ ایک اٹکل گپ ہی کہ مسٹر برڈلا کی کتابیں فروخت کرنے سے ہم صاحب موصوف کے ہم مشرب یا ہم خیال نہیں ہو سکتے" +

جناب من مسٹر برڈلا کی کتب ترجمہ کرنے اور طبع کرکے بیچنے سے دو ہی خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اول کہ آپ اُنکے پیرو ہیں۔ دوم کہ آپ نفع کیخاطر یہہ کام کرتے ہیں۔ مقدم الذکر سے تو آپ انکار کرتے ہیں ہمیں خوشی ہی کہ آپ اُنکے پیرو نہیں۔ موخر الذکر سے آپ کیسے انکار کر سکتے ہیں کیونکہ زر دادن و درد سر خریدن سے تو آپکو فائدہ۔ !!! البتہ یہہ کام آپ منافع کے لئے ضرور کرتے ہیں۔ کیا یہہ مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے لئے دوسروں کو دھوکھا دینا۔ یا اپنی ذات کے لئے دوسروں کی ہلاکت چاہنا یہہ کونسی دانائی ہی۔ خداوند مسیح کی پیشینگوئی سُننے کے لئے آپ کے پاس دماغ ہی کہاں ہی۔ ایک فیلسوف کا قول سُنئے۔ ہر چہ برخود پسندی بر دیگراں مپسند۔ افسوس ہی کہ آپ کسی حقیقت کو دل نہیں کرنا چاہتے۔ سچائی سے ظاہرا آپکو عداوت ہی۔ اگر آپ حضرت سلیمان کے ذیل کے اقوال پر غور فرمائینگے۔ تو ضرور آپ اپنی اِس کارروائی سے (اشاعت کتب برڈلا) نادم ہونگے +

اقوال حضرت سلیمان

(۱) وہ جو صادق کو بہکاتا ہی۔ تاکہ وہ بُری راہ میں چلے سو اپنے گڑھے میں آپ گریگا۔ (۲) وہ جو اِدھر گذر کرتے ہوئے کسی جھگڑے میں جو اُسکا نہیں شریک ہوتا ہی۔ اُسکی مانند ہی جو کتّے کا کان پکڑ لیتا ہی۔ جسطرح وہ دیوانہ انسان جو جلتی لکڑیاں اور تیر اور موت کے ہتھیار پھینکتا ہی ایسا ہی وہ شخص ہی جو اپنے ہمسایہ کو دغا دیکر کہتا ہی۔ کہ میں نے تو ٹھٹھا ہی کیا۔ +

اور اگر آپ یہہ کہیں کہ ہمیں تو انجیل کی مخالفت ہی جو کچھ اُسکے برخلاف ہمکو ملیگا ہم اُسکا اظہار ضرور کرینگے۔ اِسکے ہم آپکو نہیں روکتے۔ اگر آپکا دل ہی آپ کو ملامت نہ کرے تو ہمارے کہنے سے کیا نفع ہوگا۔ مگر انصاف آپکا آپ ہی معلوم ہوگا جبکہ برڈلا کی کل تصنیف ترجمہ کریں۔ پھر ہم دیکھینگے کہ وہ آپ کے خدا کو کہاں بٹھاتا ہی۔ جناب من آپ بھولتے ہیں وہ ملحد ہی۔ ملحد کی تحریروں پر خدا کے بندے توجہ نہیں کیا کرتے۔ ملحد کی کوئی تحریر کسی مذہب کے خلاف قابل قبولیت نہیں ہو سکتی۔ اِس شخص کے الحاد کی ہم آپکو ایک مثال سُناتے ہیں۔ آپ بھی اِس شخص کی سخت دلی پر حیران ہونگے +

ایک عام جلسہ میں جہاں ہزاروں آدمیوں کا ہجوم تھا۔ یہہ شخص خدا کے وجود کی نسبت تقریر کر رہا تھا اپنے ملحدانہ خیالات میں ایسا غرق ہوا۔ کہ بے تحاشا پکار اُٹھا۔ کہاں ہی کوئی خدا اگر ہی تو میرے سامنے آوے۔ یا مجھکو اسی وقت مار ڈالے کوئی خدا نہیں۔ اگر ہی۔ تو مجھسے کمزور ہی۔ اور مجھ سے ڈرتا ہی۔ اگر مجھے طاقت ور ہی تو ۵ منٹ میں میری جان نکال لیوے۔ (یہہ کہکر گھڑی ہاتھ میں کھولکر رکھلی۔ تمام سامعین حیران اور خاموش بیٹھے تھے۔ ۵ منٹ تک بالکل خاموش رہا۔ جب معینہ منٹ گذر گئے تو نہایت دلیری سے بولا) لو بتاؤ کہاں ہی خدا۔ سب واہیات اور جھوٹھ ہی۔" غرضکہ ایسے کفر کے کلمات کہہ گیا۔ اور لوگ سُنا کئے۔ اور سخت حیران تھے۔ آپکو تو انجیل کی مخالفت سے غرض ہی۔ مگر آپکے خدا کو بھی بالائے طاق رکھتا ہی +

پیارے ہمعصر آپ ہوش کریں۔ آپ جو تے ہیں آپ ملحد تو نہ سہی۔ مگر ملحد کے مددگار ہونے میں کیا شک ہی۔ وہ جو چور کا ہمراز ہی اگرچہ چوری نہ کرے لیکن مجرم ہونے میں کچھ شبہ ہی۔ یا اُسکے بری کرنے کو آپکے پاس کوئی قانون ہی +

اور آخر میں جو مسٹر محبوب مسیح کے کارڈ کی نقل آپنے ہمارا تعصب اور ریا ثابت کرنے کو درج فرمائی ہی۔ آپ اُس شخص کی حقیقت سے بھی واقف نہیں ہیں۔ ہم مسٹر موصوف کو جانتے ہیں۔ اُنکے بھی اِس قسم کے رسالے ہماری نظر سے بہت گذرے۔ آپکے وہ اِس لئے مہربان ہیں۔ کہ وہ آپکے ہم خیال ہیں۔ مگر کوئی وید یا قرآن کا مسئلہ تو اُنکے سامنے پیش کر دیجئے۔ پادری ٹھاکر داس صاحب سے بھی اِنکا مدت تک تحریری مباحثہ رہا ہی۔ آخر میں ہم منت سے التماس کرتے ہیں کہ آپ اپنے نفع کیخاطر دوسروں کے نقصان کے روادار نہوں +

"مسیحی دین اور پردہ کی رسم"

اِس عنوان کا ایک مسلسلہ اخبار رفیق ہند لاہور مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۸۸ء کے پرچہ میں اُنکے کسی نامہ نگار کا درج ہوا ہی۔ اگرچہ صاحب راقم نے اپنا نام فرضی دیا ہی مگر تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے۔ ہم اُسکے راقم کو جانتے ہیں۔ جو خیالات پردہ کی نسبت اُنہوں نے تحریر فرمائے ہیں۔ ہم اُنسے بالکل متفق ہیں۔ مسیحیوں کو مناسب ہی کہ اُن ملکی رسموں کو جنمیں مذہب کو کچھ دخل نہیں۔ اور اُنکو عمل میں لانے سے ہر طرح کے فوائد متصور ہوں ترک نکریں البتہ اسقدر ہم اور کہتے ہیں کہ پردہ بذات خود بُرا نہیں۔ مگر جب عورات دائم الحبس کیجائیں۔ تو البتہ اِس سے بڑھکر اور بُرائی کیا ہو سکتی ہی۔ اور یہہ دین مسیحی کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ اِس سے دین کے فرائض ہرگز ہرگز ادا نہو سکینگے۔ مثلاً مشنری لیڈیوں کے ہاں جانا۔ مُفت

مراسلات

بقیہ قدیم ہندوؤں میں گائے کا گوشت

بھان - کیوں، کیا تم نہیں جانتے کہ وید جو ہماری پاک شرع کے حافظ ہیں ہدایت کرتے ہیں کہ گھر کا مالک اُنکو جو شرع میں تجربہ کار ہیں شہد والا کھانا اور اُسکے ساتھ بیل بچھڑے یا بکری کا گوشت دیوے اور گھر کا مالک سب لوگوں سے ویساہی سلوک کریگا جو ویدوں میں عالم ہیں - (پروفیسر ولسن - ہندو دھرم شاستر صفحہ ۳۴۹) - +

اسی طرح وسشٹا نے اپنی باری میں موٹے بچھڑے ذبح کئے جب اُسنے وشوامتر - جنک - ستانند - جامادگنیا اور دوسرے بزرگوں اور دوستوں کی ضیافت کی - اور مہاویر چرتا میں جب جامادگنیا نے اُسے یہہ کہکر رغبت دلائی کہ "بچھیا قربانی کے لئے تیار ہے اور کھانا گھی میں پکایا گیا ہے - تو ایک عالم ہے - عالموں کے گھر میں آ اور ضیافت میں شریک ہوکر ہمپر مہربانی کر" +

اگرچہ یہہ نظیریں ضمنی کتابوں سے ہیں تاہم یہہ گمان نہیں ہو سکتا کہ اُنکے بانی ایسی بات کا بیان کرتے اور اپنے پڑھنے والوں کو رنجیدہ کرتے اگر اس بات کے لئے اُنکے پاس کافی سند نہوتی کہ اُنکے پڑھنے والے اُنکے ساتھ اسمیں متفق ہونگے +

منو

جانوروں کا گوشت کھانا جائز کرتا ہے - چنانچہ وہ کہتا ہے "گوشت مول لیکر یا کسی دوسرے کی مدد سے حاصل کرکے جو کوئی اُسے دیوتوں کی پوجا کرکے کھاوے وہ گناہ نہیں کرتا" - (۵-۳۲) لیکن وہ گائے کے گوشت کا نام کھانے کی چیزوں کے صاف بیان نہیں کرتا - تاہم ان جانوروں کی فہرست میں جو اُسنے کھانے کے لائق ہیں یہہ جانور لکھتا ہے - جھاؤ چوہا یعنی (خارپشت) چھپکلی - گینڈا کچھوا - اور خرگوش - وانا قانون ساز پانچ انگلی والے جانوروں کا اور سارے چوپایوں کا گوشت (سوائے اونٹ کے) جو ایک قطار دانتوں کی رکھتے ہیں کھانے کے لئے روا ٹھہراتے ہیں - اس فہرست میں گائے بھی شامل ہے جسکے صرف ایک طرف کے دانت ہوتے ہیں یعنے صرف ایک قطار - اگر وہ اُنہیں خارج کرنا چاہتا تو مثل اونٹوں کے اُنہیں بھی مستثنےٰ کرتا - علاوہ اسکے منو کی ہدایتیں گائے کا گوشت کھانے کی بابت بالکل واضح ہیں جو اُسنے برہمچاری کے واپس آنے کے موقع پر کی تھیں - وہ کہتا ہے کہ اپنے فرض ادا کرنے کے لئے تعریف کیا جا کر اور اپنے ذاتی یا روحانی باپ سے ویدوں کی پاک نعمت پاکر وہ ایک خوشنما پلنگ پر جو پھولوں کے ہار سے آراستہ کیا ہو بیٹھے اور اُسکی شادی سے پہلے اُسکا باپ مدھوپرک کی رسم کے موافق گائے کا انعام دیکر اُسے عزت دیوے (۳-۳) اور ایک اور جگہہ وہ بادشاہوں اور دیگر بڑے امیروں کی مہمانداری کے لئے مدھوپرک کا (یعنے شہد والے کھانے) کی گائے کے گوشت کے ساتھ سفارش کرتا ہے (اس مدھوپرک رسم کا ہم آگے ذکر کرینگے) - +

قدیم طب کی کتابوں

میں یہہ تعلیم زیادہ واضح ہے - چرکہ سنگھتا جو مسیح سے پانچ یا چھہ سو برس پہلے کی ہے اسباب میں جو کھانے کی بابت ہے ایک آیت میں ہے کہ گووں بھینسوں - اور سوروں کا گوشت ہر روز نہیں کھانا چاہئے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ گائے کا گوشت اُن دنوں کھانے کی چیز تھی - لیکن مثل مچھلی - دہی - جو کی میٹھی ٹکیوں کے زیادہ گراں ہونے کے سبب روزمرہ کھانا منع کیا گیا تھا - دوسرے مقام میں اس کتاب کا مصنف حاملہ عورتوں کے لئے گائے کے گوشت کی سفارش کرتا ہے - کیونکہ وہ پیٹ کے بچہ کو طاقت دیتا ہے - سسرت غذا کے باب میں خاص بیماریوں کا ذکر کرتا ہے جنمیں گائے کا گوشت کھانا چاہئے - یہہ اور حالتوں میں اسکا کھانا روا کرتا ہے - دیگر حکمت کی کتابوں میں بھی ایسی ہی ہدایتیں ہیں اور کہیں اسکو قطعی منع نہیں کیا ہے بعض کتب طب میں گائے کے گوشت کا شوربا محسن ٹھہرایا گیا ہے - اُنکے لئے جو کمزوری سے بحال ہونے لگے ہوں (اصل سنسکرت حوالوں کے لئے دیکھو انڈو آرینس جلد اول صفحہ ۳۶۰) - +

ویدوں اور کلپا اور گرہیا ستروں

میں صاف اور مفصل طور سے بیان ہوا ہے کہ گائے کا گوشت عموماً کھایا جاتا تھا - یجروید کے براہمنا سے قدیم ہندوؤں کی دینی رسموں کی پوری پوری کیفیت ملتی ہے - چنانچہ تے تریا براہمنا کی کتاب ۳ باب میں چھوٹی قربانیوں کی یہہ تفصیل ہے - کامیا اشٹی یعنے چھوٹی قربانیوں میں خاص عادوں کے ساتھہ ایک ناٹا یا بونا بیل وشنوں کے لئے قربان کیا جاوے - ضعیف سینگوں والا سانڈ جسکے ماتھے پر نشان ہو اندر کے لئے قربان کیا جاوے اُسکے بڑے بول کے بانی ہونے یا ورترا کے قاتل ہونے کے لحاظ سے ایک موٹی ٹانگوں والی گائے اُسی کو مُوا کا حاکم ہونیکے لحاظ سے قربان کیجاوے - بانجھ گائے وشنو اور ورن کے لئے - وہ گائے جسکا بچہ گر گیا ہو اوشٹ دھیا کے لئے - سانڈہ جو کسی شادی یا اور رسم پر سنکلپ کیا گیا ہو اندر اور اگنی کے لئے - کالی گائے پوشن کے لئے - جس گائے نے صرف ایک دفعہ بچہ دیا ہو وہ دیو کے لئے بھوسلا بیل اندر کے لئے جو طاقت کی قوت دینے والا ہے - چتکبرا بیل سوی تا کے لئے - دو رنگ والی گائے مترا اور ورن کے لئے - لال گائے رودرہ کے لئے - سفید بانجھ گائے سوریا کے لئے - سفید بیل متر کے لئے - وہ گائے جو سانڈہ سے بے موقع ملائے جانے کے سبب گابھن ہوگئی ہو دیو کے لئے وغیرہ وغیرہ - اس بیان سے نہ صرف ہندوؤں کا گائے قربانی کرنا ثابت ہے بلکہ یہہ بھی کہ برہمن کے بانی ان دیوتوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ اور درجہ بدرجہ مانتے تھے گو آجکل کے آریہ کہتے ہیں کہ یہہ ایک خدا کے جدا جدا نام ہیں - اس بات کا ہم پھر کبھی ذکر کرینگے - ان چھوٹی قربانیوں کے سوائے کئی ایک بڑی قربانیاں ہیں جنکا ہم تھوڑا تھوڑا ذکر ذیل میں ناظرین [illegible] + باقی آئندہ

ہندو مذہب بقیہ نمبر ۴

(سلسلہ قایم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر مطبوعہ ۲۰ اپریل)

سورج اُسکی آنکھ سے۔ اندر اور اگنی اُسکے منہہ سے اور وایو اُسکی سانس سے + باقی آیندہ

بقیہ حاشیہ

۴۔ ہمہ اوست میں خدا کی محبت و نیک اندیشی سے انکار پایا جاتا ہو کیونکہ اگر خدا محبت ہو تو محبت کی اصل یہہ ہو کہ بہ نسبت اپنے کے اوروں سے مصاحبت رکھے۔ پس خدا کی ذات اُسکو ترغیب دیتی ہو کہ جس سے وہ اپنے سے علیحدہ کچھ مخلوق کو بناوے جس سے اور جسپر وہ خوش ہو سکے اور ویسے ہی نیک اندیشی کا تقاضا بھی اخلاقی ہو۔ اور اُسمیں یہہ ضروری خواہش ہو کہ اپنے آپ کو چشمۂ فیض بناوے اور اپنے سے علیحدہ ایسے وجود کو پیدا کرے کہ جسکو وہ خوشحال رکھ سکے۔ پس اگر خدا ہی سب عالم بن جاتا ہو تو اُسکا محبوب کون ہو اور نیک اندیشی اُسکی کسکے حقیق میں ہو سکتی ہو۔ پس ظاہر ہو کہ تمام موجودات خدا ہو تو خدا میں تو محبت اور نہ نیک اندیشی ہو جو ظاہراً باطل ہو +

۵۔ ہمہ اوست کی تعلیم اسلئے ناقص ہو کہ اُسمیں انکار پایا جاتا ہو کہ عالم میں کوئی چیز مصنوع و مخلوق نہیں اور عقل اور مادہ اور روح اور بدن۔ اور بے پایان اور خدا و عالم میں حقیقت کچھ فرق نہیں کہ سب کچھ خدا کے وجود میں سے نکلا ہو۔ لیکن اسکے برخلاف یہہ ظاہر ہو کہ عالم میں ایک چیز بھی ایسی نہیں جو مصنوع و مخلوق نہ ہو اور مادہ و عقل و روح و بدن میں فرق ظاہر ہو کیونکہ جمادات و نباتات اگرچہ مادی ہیں پر اُن میں عقل کا نام و نشان بھی نہیں اور ویسا ہی جانوروں میں بجز شعور کے عقل جو متعلق روح کے ہو نہیں ہو۔ اور پھر انسان میں روح معہ عقل بدن کے موجود ہو لیکن بعضے اُنمیں سے بھی مثل حیوان کے بے عقل و پاگل ہیں اور بعض عقلمند دیکھیں بدن کے کسی حصہ یا عضو یعنے کان۔ ہاتھ۔ پانوں کے کٹ جانے یا ضایع ہو جانے سے اُسکی صفات میں کچھ کمی پائی نہیں جاتی۔ لہذا ظاہر ہو کہ روح و بدن و عقل اور مادہ اور خدا و عالم میں درحقیقت بہت بڑا فرق ہو۔ اور چونکہ اس عالم کی ہر ایک چیز کی انتہا پائی جاتی ہو وہ بے پایان بھی نہیں ہو سکتا۔ پس جبکہ اتنے بڑے ظاہر فرق خدا و عالم میں موجود ہیں تو کسی حال میں ہمہ اوستیوں کی رائے درست نہیں ہو سکتی بلکہ اُنکا یہہ وہم بالکل بیجا و باطل ہو +

۶۔ ہمہ اوست اگرچہ اُسمیں مختلف رائے ہیں کہ بے پایان کیا چیز ہو آیا مادہ یا روح یا دونوں یا خیال یا قدرت یا سبب یا کوئی لاشئی کہ جسپر حکم کر سکے اور نہ اُسکا انکار کر سکتے لیکن تو بھی وہم کے سبب میں آکر کہتے ہیں کہ خدا کی ہستی نہ دنیا سے پہلے اور نہ دنیا سے باہر ہو لیکن دنیا نہ صرف خدا کی ہم ذات بلکہ اصلیت میں اُسکی شریک بھی ہو جس سے خدا کے لاثانی اور واحد ہونے کا انکار ہی نہیں بلکہ دنیا کے ناقص سے ناقص چیزوں کی پرستش و تعظیم کا جواز پایا جاتا ہو جو عقلاً کسی حال میں درست نہیں۔ پس ہمہ اوستیوں کی رائے بیہودہ و پوچ ہو +

۷۔ ہمہ اوست کا خیال اور بھی اسطرح سے معلوم ہوتا ہو کہ جب وہ کہتے ہیں کہ بے پایان اور خود مختار خدا اپنے آپ میں تو عقل۔ نہ دانش اور نہ مرضی رکھتا ہو کہ خود ہی بھولا ہوا ہو اور بھولا ہوا بھی ایسا کہ خود دانی سے بھی گیا گذرا ہو کہ یہہ نہیں پہچان سکتا کہ میں خدا ہوں۔ گھوڑے کو گھوڑے ہونے کی اور بیل کو بیل ہونے کی اور گدھے کو گدھے ہونے کی پہچان ہو کہ اپنے ہی ہمجنسوں سے مصاحبت و میل جول رکھتے ہیں لیکن ہمہ اوستیوں کا منتر خدا ان سے بھی گیا گذرا کہ خود دانی ہی سے محروم ہو۔ دیکھ کہ بے پایان خدا کی ہستی پایا سے ہوتی ہو کیونکہ ہمہ اوستیوں کے نزدیک خدا کی زندگی اور وقوف و عقل اور بے پایانی صرف گیان سے ہوتی ہو جو جمادات و نباتات و حیوانات میں ہونا تو بالکل ناممکن ہو۔ انمیں تو خدا کو بھولا بھٹکا عقل اور وقوف و مرضی سے تا ابد بے بہرہ ہی رہنا پڑیگا۔ صرف انسان میں گیان ہو سکتا ہو لیکن یہہ بھی ناممکن ہو کیونکہ اندھا اندھے کو و بھولا بھٹکا بھولے بھٹکے کو راہ نہیں بتا سکتا ویسا ہی جاہل دوسرے جاہل کو اور پاگل دوسرے دیوانہ کو کچھ علم نہیں سکھا سکتا۔ پس کیسے گیان و بھولا بھٹکا خدا دوسرے بے گیان و بھولے بھٹکے خدا کو سطح گیانی کر سکتا ہو۔ پس معلوم ہو کہ جو کچھ گیانی اس حکمت سے علیحدہ نہ جاوے اور جسکے گیان حاصل کیا جاوے تب تک انسان میں بھی ہمہ اوستیوں کا خدا بے گیان و بے عقل بے وقوف و مرضی رہیگا۔ پس ظاہر ہو کہ ہمہ اوست کا خیال نہایت پوچ و بیہودہ ہو + باقی آیندہ

پنڈت ٹھاکر سنگھ صاحب مسیحی کا شکریہ

ڈیر ایڈیٹر کسی عمدہ کالم میں جگہہ دیکر اس شکریہ کو چھاپ دیں ممنون ہونگا شکر ہو اُس خالق و اجب الوجود کا کہ جسنے اپنے کلمہ پاک سے ایسے ایسے نامور اشخاص پیدا کئے جسنے ملک کو ہر نوع کے فوائد حاصل ہیں۔ ہم یہاں ایک اپنے مہربان پنڈت ٹھاکر سنگھ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ آپنے ہم واعظان انجیل کے لئے ایک عمدہ مفید اور کار آمد سبجکٹ تیار کر دیا ہم پنڈت صاحب کا شکریہ تہہ دل سے کرتے ہیں۔ ای ناظرین نور افشاں یقین جانئے پنڈت صاحب زبان سنسکرت میں ایک زبردست عالم و فاضل پنڈت ہیں جنکی لیاقت اور قابلیت پر عیسائی ہی نہیں بلکہ آریہ بھائی بھی شاہد ہیں اور آپکی مدلل تقریر پر ہم تو ہم اور صاحبان بھی جنکی نظر یا ملاحظہ سے لکچر کا کوئی نمبر گذرا ہوگا۔ وہ بھی بخوبی ہماری تحریر سے متفق ہونگے اور جو آپکی محبت بھری وعظ مسیحیانہ کبھی بازار میں ہوتی ہو سامعین پر روشن ہو جایا کرتا ہو۔ کہ پنڈت صاحب کس لیاقت کے انسان ہیں چنانچہ پانچ لکچر جو پنڈت صاحب نے امرتسر میں دیے میری نظر سے گذرے جسپر میں بڑے زور سے کہہ سکتا ہوں کہ آریہ مذہب کا آئینہ ہو چنانچہ پنڈت صاحب نے بڑے زور و شور سے اُنکی کتابوں سے ظاہر کر دکھایا۔ کہ یہہ جو وید میں بہت قدیمی نہیں۔ بلکہ تھوڑی مدت کے ایجاد ہیں اور جو کچھ لکچر میں بیان کیا صرف اُنہی کتابوں سے۔ ایسی طرفے تو صرف حق کے ہی ظاہر کرنے والے ہیں ہم پنڈت صاحب موصوف کو ایک اور تکلیف دیئے بغیر نہیں رہ سکتے امید ہو کہ ہمارے مہربان پنڈت صاحب ہماری عرض پر توجہ فرمائینگے۔ یعنے یہ کہ دو۔ وید و نکا ترجمہ اردو زبان میں کردیں تو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے عزیز بھائی آریہ کون سی خوبی پر جہل سے ہیں۔ اور کیا اپنے پاس رکھتے ہیں - +

سو ہمکو امید ہو کہ ہمارے مہربان پنڈت صاحب ضرور

ہماری اس بھی درخواست پر توجہ فرمائینگے — +

راقم ایک عیسائی از دودہ ضلع گورداسپور

نور افشاں ہمارے خیال میں ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہہ ساری کارروائی اُنکی امداد سے ہوئی ہے +

منقولات

ہم ذیل میں اپنے معزز اور تجربہ کار ہمعصر کوہ نور کی رائے ہندوستان میں قومیت کی بابت بڑی خوشی اور فخر سے درج کرتے ہیں +

درحقیقت اسی کی ضرورت ہے

ہمارے معزز ہمعصر نور افشاں نے اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۴ اپریل میں جو نصیحت ہمارے دیسی مسیحی بھائیوں کو کی ہے وہ نہ صرف عیسائی بھائیوں بلکہ کل اُن لوگوں کے غور و توجہ کے قابل ہے جو اس ملک یعنے ہندوستان کو اپنی زادبوم سمجھتے ہیں یا ایسا سمجھنے پر قدرتی طور سے مجبور ہیں۔ ہندوستان کی سب سے بڑی ضرورت جیسا کہ ہم بارہا بیان کر چکے ہیں یہہ ہے کہ اسکے باشندوں میں قومیت یا ایک نیشنلٹی کا خیال پیدا ہو جب تک ایسا نہیں ہوگا اُسوقت تک نہ ہم تہذیب میں ترقی کر سکتے ہیں اور نہ کسی مہذب قوم کی کوششیں ہمارے حق میں کچھ فائدہ بخش ہو سکتی ہیں لیکن سوال یہہ کیا جاتا ہے کہ کیا اس ملک میں قومیت پیدا ہو سکتی ہے؟ حال میں بعض شخصوں نے اسکا جواب بالکل نفی میں دینے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی روکیں اور بعض قدرتی روکیں بیان کی ہیں جو اس ملک میں نیشنلٹی پیدا ہونے کی مانع ہیں اور ان روکوں کو اُنہوں نے ایسا غیر مغلوب خیال کیا ہے کہ ان کی رائے میں اگر بالکل نہیں تو صدیوں تک تو اس ملک میں قومیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ کوئی شبہ نہیں کہ روکیں بہت بھاری ہیں اور ایسی نہیں ہیں جو بہت سہولیت سے زیر ہو سکیں لیکن کیا آخرکار ان کے ایک دن زیر ہونے کا اطمینان ہم لوگوں کو حاصل نہیں ہے؟ اسکا کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر یہہ مقصد دیر میں حاصل ہوگا مگر ایک اعلیٰ مقصد ہمیشہ بڑی محنتوں اور دیر کے بعد ہی حاصل ہوا کرتا ہے اور انسانیت کا کام زیادہ تر امید کے سہارے چلتا ہے۔ پس ہمارے لئے ناامید ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے +

ایک بڑی روک جو اس راہ میں ہماری سدراہ بیان کی جاتی ہے۔ اختلاف مذہب ہے۔ ہندوستان میں مختلف مذاہب کے اشخاص آباد ہیں اور ایک شخص اپنے سے غیر مذہب کے شخص کو ایسی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اسکو انسان بھی نہیں سمجھتا۔ چہ جائیکہ برادرانہ سلوک کی اُن سے توقع کیجائے اور دلیل کے طور پر ایسے فساد و کشمکش پیش کیا جاتا ہے جیسے کہ مثلاً پچھلے محرم و دسہرہ پر کہیں کہیں ہو گئے تھے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ مذہب کا اختلاف درحقیقت ایک بڑی روک ہے اور لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کو نفرت بھی کرتے ہیں لیکن یہہ دیکھنے میں آتا ہے کہ یہہ نفرت روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور لوگ نہ صرف اپنی اندرونی خواہش سے بلکہ خارجی اسباب سے مجبور ہوتے ہیں کہ آپس میں ملکر اپنے حقوق کی حفاظت کریں جن فسادوں کو دلیل گردانا جاتا ہے وہ اوّل تو ایسے چند اور نادرالوقوع ہیں کہ بمقابلہ اسکے برعکس حالت کے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے اور ثانیاً ہمارا یہہ عقیدہ ہے کہ جب تک تعلیم اور تعلیم بھی اعلیٰ اس ملک کے لوگوں میں پوری طرح سرایت نکریگی اُسوقت تک ہی جہالت کے جذبات ترقی پر رہینگے اور اُنکی موجودگی میں پورا میل جول مختلف مذہبوں کے پیروؤں میں ہونا بہت مشکل ہی نہیں بلکہ قریب ناممکن کے ہے۔ پس موجودہ صورت میں ہم جو کچھ توقع کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ جو لوگ قوم کے سرپرست اور بزرگ اور اُسکے ساتھ ہی اعلےٰ لیاقت سے ممتاز ہیں وہ اس اخیر مقصد کو مدنظر رکھکر نیشنلٹی کے خیال کی بنیاد رکھنی شروع کریں۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو اس سے ہمارے ہمعصر کا بجنسہ ذیل الفاظ میں خطاب کرنا ہماری رائے میں نامناسب نہیں ہے۔ +

(اس کے بعد ہماری وہ تحریر نقل کی گئی ہے جو قوم کے سرپرست اور بزرگ الخ۔ ہم نے اسکا درج کرنا مناسب نہیں سمجھا۔)

بیشک اس طرح کبھی قومیت میں ترقی نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر یہہ بزرگوار بھی مسٹر کھیم چند کی تقلید کریں اور انمیں سے ہر ایک یہہ کہنے لگے کہ "میرا سب سے زیادہ یہہ فخر ہے کہ میں خالص دیسی ہوں اور دیسی بھائیوں کے درمیان رہنا اپنا اس سے زیادہ فخر سمجھتا ہوں کہ اپنا نام بدلکر انگریزوں اور یوریشینوں میں قدم رکھوں"۔ کاش ہمارے مسیحی بھائی مسٹر کھیم چند کی مثال کو عام طور پر قبول کریں اور ہم وہ دن بہت جلد دیکھیں کہ جب یہہ خیال کر کے کہ مذہب جسکا روح سے تعلق ہے قومیت کے راستے میں سدراہ نہیں ہو سکتا ہم اپنے مشترکہ اغراض یعنے اپنے ملک کی ترقی کے مقصد میں "ایک دوسرے سے ملجائیں ایک دوسرے کے اعضا ہو جاویں" اور ایسا ہو جانا ہمارے کسی مذہبی عقیدہ کا منافی نہیں ہے بلکہ ہر ایک مذہب کی تعلیم کا اصل اصول ہے۔ ہم آئندہ اس مضمون پر پھر کبھی کچھ لکھینگے +

مختلف واقعات

ہندوستانی اخبار نے بیان کیا ہے کہ پونا لائبریری میں سے ایک انگریز پکڑا گیا جو لائبریری سے اخبار چورا کر بھاگا جاتا تھا۔ انگریزی سوسائٹی میں اخبار کیا مال ہے وہ اس چوری سے ظاہر ہے۔ ہمارے دیسی بھائی اس بات پر تعجب کرینگے۔ کہ جن کاغذوں کو وہ محض بے فائدہ ردی خیال کرتے ہیں اُنکی حکمران قوم میں مالیت سمجھی جاتی ہے۔ + ک۔ن

بنارس ۱۲ تاریخ شام کو پورب کیجانب سے آندھی کا طوفان اٹھا۔ اُسوقت ایک لاش جلسائن گھاٹ پر جل رہی تھی۔ جسکی آگ بھڑک جانے سے اور ہوا کے زد میں اُڑنے سے قریب کے کئی چھپر جل گئے۔ اور ایک مرد اور ایک عورت جان سے گئے تین اشخاص جاں بلب ہو رہے ہیں۔ ایک ذریعہ کبوتروں کا

کئی سو کبوتر سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا - +

حضور لائیل صاحب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے طریق ملاقات کے لئے یہہ نیا قاعدہ پابندی کے ساتھ جاری کیا ہے - کہ حضور ممدوح کی شرف حضوری کے لئے پرائیویٹ سکرٹری کی ملاقات پر وقت مقررہ کا تصفیہ ہوسکتا ہے - اور ساتھ ہی اُسکے ملاقات کی بالتشریح حسب ونسب کا ایک کارڈ حضور ممدوح کی پیش گاہ میں حاضر کرینگے - جب حضور ممدوح یوم ووقت ملاقات سے اطلاع بخشینگے - اور وہی کارڈ ملاقات کے وقت میز پر موجود رہیگا - جس کے مطابق وہ تمام تعظیمی لوازمات باسانی عمل میں آسکینگے - جو شایان شان ملاقاتی ہوں +

احمد نگر علاقہ بمبئی میں ایک نوجوان ہندو بیوہ نے عدالت سے اجازت لیکر ازدواج ثانی کر لیا اُس بیوہ کے باپ نے شادی ہوگاں کے وعظ پر پانسو روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری بیٹی اور اسکے شوہر کو نصیحت سنا کر ازدواج ثانی کرنے پر آمادہ کیا - جسکے سبب سے میری لڑکی مجھ سے جدا ہوگئی - اور مجھے اُسکی خدمات سے محرومی نصیب ہوئی - +

نور افشاں - ہندوستان کی جہالت ہندو بیوگان کا ستیاناس - اگر اسکے برعکس کارروائی ہوتی - تو باپ کو پڑاہ بھی نہ ہوتی - الٹی سمجھ +

گورداسپور ضلع سے کارسپانڈنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں - کہ اِس کلجگ میں بھی خداترس آدمی موجود ہیں - ایک عورت ڈیرہ افغاناں سے کلانور کو جارہی تھی - رستہ میں ایک عورت مقابل سے آرہی تھی - ملاقات ہوئی - ایک درخت کے نیچے بیٹھکر تھوڑی دیر گفتگو کرتی رہیں - پھر ہر ایک اپنے اپنے رستہ گئیں - جب وہ عورت قریب کلانور کے پہنچی تو اُسکو یاد آیا کہ میری اکیہ جسمیں دس روپیہ تھے درخت کے نیچے رہگیا - پھر خیال آیا کہ دوسری عورت اُٹھا لے گئی ہوگی - اُسکو کہاں پاؤنگی - صبر کر رہی - اُس واقعہ کے سات برس بعد اِن دنوں بھر اتفاق حسنہ سے اُن دونوں عورتوں کا میل اُسی درخت کے نیچے ہوا - جس عورت کے روپیہ کھو گئے تھے دوسری عورت کو نہ پہچان کر افسوس سے ذکر کیا - کہ سات برس ہوئے میرے یہاں دس روپیہ رہ گئے تھے - دوسری عورت نے فوراً نکال کر دیدئے اور کہا کہ تب سے میں نے انکو امانت رکھا ہوا ہے - مجھے تمہارا پتہ معلوم نہ تھا - شاباش ومرحبا اِس دیانت کے - +

صورت میں دو شنکراچاریوں کے درمیان دینی مباحثہ ہوا - جسکے اثنا میں دوارکا کے مندر سے ایک تانبے کا پترپیش کیا گیا - جسکی تاریخ ۲۶۶۳ یوڈشتری تھی - یعنے یہہ پتر مسیح سے ۴۴۳ برس پیشتر تحریر ہوا - جسکا زمانہ سکندر کے یورش ہند کے زمانہ سے کچھ پیشتر ہوتا ہے +

حال میں یروشلم کے دمشقی پھاٹک کے قریب ڈومی نیشن ہنکوں (راہب) نے زمین کھودی ہے - اُس میں تہ خانے اور کمرے اور عمدہ عمدہ ستونوں کے ٹکڑے وغیرہ نکلے ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہہ اُس زمانہ کے بقیہ ہیں کہ جب مسیحیوں کا زور یروشلم میں تھا +

وسٹ لنڈن ہاسپٹل میں کیسٹلی صاحب نے ایک بڑے کمال کا کام کیا ہے - کسی شخص کے چہرہ پر اتنا بڑا مستا نکلا تھا کہ اُسکا گال اُس سے بھر گیا تھا - اسی صاحب نے اُسکو کاٹ کے وہاں سے نکالا - اور اُسکے بازو میں لگا دیا - اور اُسکے اندر کا گوشت بازو پر سے نکال کے گال کی کل سطح کو چھپا دیا +

ہمعصر دہلی لکھتے ہیں کہ ۱۲ بجے ریل اسٹیشن دہلی سے پورب کو جاتی تھی جمنا کے پل کے اسطرف ۶ برس کی لڑکی کھڑکی سے نیچے گرگئی - اُسکی ماں نے جوش محبت میں آکر چاہا کہ گر کر جاملے - دوسری عورتیں مانع آئیں - سڑک پر مزدور کام کر رہے تھے - اُنہوں نے لڑکی کو بھلا لیا - جب گاڑی شاہدرہ پہنچی عورت نے اسٹیشن پر واویلا فریاد مچائی - گارڈ نے انجن کو الٹا بھیجکر لڑکی کو منگوا کر دیکھا کہ سر میں خفیف چوٹ لگی تھی +

صاحب کوہ نور لکھتے ہیں کہ شجاع آباد کا اینگلو ورنیکولر سکول مشن چرچ کو دیا گیا ہے - جسکا نام مشن سکول نہیں ہوگا - بلکہ منیوسپل سکول رہیگا - ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی میں اس سکول کی حفاظت کی کیوں طاقت نہیں ہے

اخبارات تاربرقی

لنڈن - ۲۷ - اپریل - جرائم بل پر کمیٹی ہونے کے پہلے ہوس آف کامنس میں کل رات مسٹر ریڈ ممبر ومفریز برگس نے تحریک کی کہ وہ بل پر آیندہ کوئی کارروائی نہ کریں جبتک کہ بل راضی ہوس آف لارڈز سے پاس ہوکر ہوس آف کامنس کے پیش نہ کیا جائے +

مسٹر بلفور نے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ اِس ترمیم کو منظور نہیں کرسکتی +

ہوس تب ملتوی کیا گیا - مسٹر ریڈ کی ترمیم پر جمعرات کے روز رائے لیجاویگی +

اٹاوا - ۲۷ - اپریل - ڈومینین پارلیمنٹ نے ۸۰ کی کثرت رائے سے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں آئرلینڈ میں دباؤ کی پالیسی کی حقارت کی ہے - +

لنڈن - ۲۹ - اپریل یہہ سمجھا گیا ہے کہ جرمنی مسٹر شنیبل کو رہا کردیگی اگر یہہ ثابت ہوگیا کہ اُنکی جرمنی کی حد میں داخل ہونے کے لئے بلایا گیا تھا +

سٹینڈرڈ کا بیان ہے کہ دلیپ سنگھ نے مسٹر کٹکاف کے ساتھ موسکو میں ملاقات کی ہے +

مدراس - ۲۷ - اپریل یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گدوایا تلور سٹیٹ ریلوے کے تمدیدیہ سکشن کا کام سوتھ انڈین ریلوے انجام دیگی +

یہہ بندوبست یکم جولائی سے شروع ہوگا جبکہ امید کیجاتی ہے کہ نئی لائن میں سوداگری وغیرہ کھلجاویگی +

یہہ بندوبست سٹیٹ اور سوتھ انڈین کمپنی کے درمیان اِس ریلوے لائن کے خریدنے کے لئے بہیتسا ہماری عمل اور امپیریل گورنمنٹ منظور کرچکی ہے اور سیکرٹری آف سٹیٹ بھی

اُن کی تصدیق کر چکے ہیں۔ اس پریسیڈنسی سے ایک سرکاری لائن اس بندوبست کی طفیل نہی +

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

اسسٹنٹ سرجن صاحب تا صاحب بجائے سرجن میجر آر۔ ای۔ ریفڑ صاحب بہادر کے جنکو یکم مئی سنہ ۱۸۹۰ء سے کسی تاریخ مابعد سے دو ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہے بطور قائمقام سول سرجن گوجرانوالہ میں کام کرینگے +

میجر ایچ سے لارنس صاحب بہادر قائمقام ڈویزنل جج جالندھر کو ۳ ماہ کی عاتی رخصت۔ تاریخ مئی سنہ ۱۸۹۰ء سے یا بعد ازاں کسی ایسی تاریخ سے جب ٹی ٹراوڈ صاحب بہادر اُنہیں سبکدوش کریں عطا ہوئی ہے۔ +

تقریر رُوئداد میونسپل کمیٹی لودیانہ منعقدہ اپریل

نمبر ۵۔ کاغذات نیلام ٹھیکہ زمین تکیہ خانہ بمقابلہ ما ہوار تجویز ہوئی کہ جلسہ آئندہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۶۔ عرضی داروغہ چنگی بدرخواست منظوری تقرری یک نفر منشی از ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء برائے چھ ماہ بمشاہرہ ما ہوار حسب دستور سابق کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۷۔ رپورٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لودیانہ بگذارش اسکے کہ مدرسہ حقانی لودیانہ بموجب سرکلر ڈائرکٹر صاحب نمبر ۱۹۹ مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء زیر دفعہ امداد خاص امداد کا مستحق ہے کیونکہ اسنے بہت ترقی کی اور صاحب انسپکٹر بہادر بھی ملاحظہ فرما کر اسکے کام سے خوش ہے اور میں نے بھی امتحان اس امر کا کر لیا ہے کہ ہاں تعلیم اچھی ہے بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنا پر رپورٹ مذکور کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۸۔ رپورٹ تحصیلدار صاحب لودیانہ بدرخواست ملنے معاف صفائی و مصالحہ بھرنے گڑھے بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و حکم جناب صاحب ممدوح الشان کہ گڑھے بھرنے والوں کو معہ ریالعہ دیا جانا چاہئے کمیٹی میں پیش ہوئی۔ + تجویز ہوئی کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۹۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء مشعر اطلاع اس امر کے کہ مسز موڈش صاحبہ جو لاہور میں گام ڈاکٹری سیکھنے گئی تھیں اُس جگہ سے علیحدہ ہو گئیں اس سبب سے اور روپیہ بابت وظیفہ بھیجا جاوے معہ چٹھی انگریزی کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی ہے۔ +

نمبر ۱۰۔ درخواستہائے ٹھیکہ داران بمراد لینے ٹھیکہ لنگر بابت سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء میونسپل کمیٹی معہ رپورٹ داروغہ چنگی مشعر مشتہری مضمون اشتہار نیلام ٹھیکہ لنگر بابت سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء۔ تجویز ہوئی آئندہ جلسہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۱۱۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات بموجب ریزولیوشن نمبر ۳۰ مورخہ مارچ کہ گریا خانہ جنگلا تخمینہ ما ہوار ہر سال اُٹھائے جائینگے تو چھت زمین کی لگانی کچھ ضرورت نہیں اگر ہمیشہ قایم رکھنے ہوں تو بموجب تخمینہ بنانے منظور کی جاوے اور واسطے اس کام کے زمین خریدکر کی جاوے کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ کاغذات سب کمیٹی کے پاس بھیج کر دریافت کیا جاوے کہ زمین کس قدر درکار ہے اور تخمینہ قیمت زمین کا کیا ہوگا۔ +

نمبر ۱۲۔ رپورٹ داروغہ صفائی بمراد منظوری مستقل فرمانے جانے موتی خاکروب جو ہے موتی خاکروب رخصتی جو باعث انقضائے میعاد رخصت حاضر نہیں آیا۔ تجویز ہوئی کہ رپورٹ داروغہ صفائی منظور کیجاوے۔ +

نمبر ۱۳۔ سرکلر نمبر ۹۹ مورخہ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم دربار پنجاب کہ جن جو ٹیکسٹ بک چھاپی ہو چکے قیمت مبلغ عہ سالانہ ہے بدیں غرض اس امر کے کہ میونسپل کمیٹی لودیانہ کتنی نقلیں لینا چاہتے ہیں۔ تجویز ہوئی کہ ایک کاپی منگوانی جانی منظور کیجاوے جواب چٹھی کا دیا جاوے۔ +

نمبر ۱۴۔ رپورٹ سب کمیٹی بموجب ریزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء در باب شکایت احمد شاہ بنام الہی بخش۔ تجویز ہوئی کہ اور حصہ تورا الہی کا منع کیا جاوے مگر اسنے اُٹھایا میں جو اسنے حصہ سے ڈالا ہے اسکی سزا بیہہ ہے کہ جاوے تو کرائی گئی تخواہ جسکی مقدار معلوم ما ہوار چھ ماہ تک کم کیا جاوے +

نمبر ۱۵۔ درخواست پنجاب پبلک لائبریری کمیٹی لاہور بمراد امداد بالمقابل بابت سالانہ کے ہے کہ آئندہ سال کو دیکھا جاویگا۔ جواب چٹھی کا دیا جاوے۔ +

نمبر ۱۶۔ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۵۵۳ مورخہ یکم اپریل سنہ ۱۸۹۰ء بدیں مضمون کے کہ پنجاب گزٹ انگریزی گورنمنٹ کمیٹی کو مانند قیمت عہ سالانہ دینا منظور کر لیا ہے تجویز ہوئی کہ بابت عہ سالانہ کا منظور کیا جاوے اور گزٹ خانہ میونسپل میں رکھا جاوے اور ادا کیا جاوے کہ گزٹ کو میونسپل لائبریری میں رکھا جاوے +

نمبر ۱۷۔ درخواست منصب علی محرر دفتر کے امداد میونسپل فنڈ آئندہ جلسہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۱۸۔ ایک ممبر صاحب کو سب کمیٹی تعمیرات سے کم کیا جاوے چودھری علی بخش صاحب کی جگہ ایک ممبر کو مقرر کیا جاوے تجویز ہوئی کہ بجائے چودھری علی بخش صاحب کے لالہ سوہن لال صاحب مقرر ہوں +

نمبر ۱۹۔ درخواست نیت رام کہ ملکیت میونسپل کمیٹی لودیانہ واسطے منتقل ہونے تقسیم مندرجہ فرد بہ عہ تجویز ہوئی کہ انتقال بموجب فرد پیش کردہ اہلمد میونسپل منظور کیجاوے +

نمبر ۲۰۔ رپورٹ نیت رام محاسب میونسپل لودیانہ کہ آمدنی مبلغ عہ ابتدائے اپریل سنہ ۱۸۸۹ء لغایت مارچ سنہ ۱۸۹۰ء حسب ذیل آئی۔ آمدنی چنگی عہ ۔ جرمانہ میونسپل بالمعہ + آمدنی فیس مدرسہ امداد وغیرہ عہ + آمدنی زمین نزول عہ + آمدنی یک وغیرہ عہ + آمدنی کوڑا عہ + آمدنی باغ عہ ۔ آمدنی متفرقات عہ ۔ دیگر متفرقات عہ + اور خرچ حسب ذیل ہوا۔ مصارف عملہ وصول محصول عہ + مصارف عملہ پولیس عہ + مصارف تعلیم عہ + مصارف شفاخانہ عہ + مصارف عملہ علم بالمعہ + مصارف ... عہ ۔ مصارف صفائی و روشنی جات وغیرہ عہ + مصارف میونسپل عہ + مصارف جات وغیرہ عہ + میزان حصہ اول عہ + تفصیل مصارف حصہ ۲ تعمیرات و مرمت وغیرہ + مرمت سول عہ + مرمت کوتوالی عہ جدید کلم متفرقات عہ ۔ مرمت متفرقات عہ + تنخواہ ملازمان پبلک ورکس عہ میزان حصہ ۲ عہ اور کل میزان خرچ ہر دو حصہ عہ ۔ اطلاع ہوئی۔ +

نمبر ۲۱۔ منشی رحیم بخش صاحب نے بیان پیش کیا شاخ شفاخانہ میں ادو...

غزل

طبعزاد مسٹر بی کالونا تخلص منصف متعلم پٹنہ

مصرعہ طرح

دشت غربت میں مسافر کو وطن یاد آیا

جبکہ دنیا میں یہہ انسان ستم ایجاد آیا
حق سے کر عہد عبادت بدل ارشاد آیا

رہنما اسکا جو ابلیس ہوا دنیا میں
ہائے غفلت میں پڑا پر نہ خدا یاد آیا

چھوڑ خالق کو لگا پوجنے وہ دیر وحرم
آب آتش کی پرستش کو وہ بیداد آیا

مرض عصیاں کی مسیحا نہ لیجانے سے ہوا
غیر سے مانگنے وہ خانہ برباد آیا

کی مدد جسنے خداوند مسیحا کی طلب
بس وہی جان لو دنیا میں جو آزاد آیا

برگزیدوں کے گناہوں کے کفارہ کیلئے
دار پر چڑھنے کو عیسیٰ ہی استاد آیا

مغفرت کیلئے جاں اپنی تصدق کر دی
نہ ڈرا جبکہ پکڑنے کو وہ جلاد آیا

جائے دوزخ میں جو عیسیٰ کا ہو دشمن یارو
ہے خداوند حقیقی کا یہہ ارشاد آیا

قدبالا کو مسیحا کے جو دیکھا جسنے
وہ لگے کہتا ہو کہ رضوان سے یہہ شمشاد آیا

اسی شمشاد کے سایہ میں چلے آؤ سبھی
دام لیکے پکڑنے کو وہ صیاد آیا

بخش منصف کو خداوند مسیح صمد
تیرے دربار میں کر شکوہ وہ فریاد آیا

اعلان

(۲) (۱)

امریکن پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ آجکل ترقی پر ہے اور اس فنڈ میں مبلغ ۳۵۱۶۶ روپیہ جمع ہیں۔ خرچ بہ نسبت آمدنی کے بہت تھوڑا ہے۔ قریباً ۱۶۰۰ روپیہ سالانہ بچت ہے پندرہ بیوہ اس فنڈ سے پرورش پاتی ہیں۔ جن میں سے اکثر ۲۰ روپیہ پنشن پاتی ہیں۔ اور ۵۵ شاؤن چندہ دہندگان اس فنڈ میں شامل ہیں۔ ہم اپنے دیسی مسیحی بھائیوں سے ملتمس ہیں کہ اپنے عیال و اطفال کے فائدہ کے لئے اس فنڈ کی ترقی میں ساعی ہوں۔ جن صاحب کو اس فنڈ کے قوانین اور رپورٹ کے ملاحظہ کی ضرورت ہو وہ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

المشتہر

پادری سی-بی نیوٹن صاحب ڈائرکٹر مہتمم
وڈوایند آرفن فنڈ (لودیانہ)

گرمکھی کاتب کی ضرورت

ہم کو ایک لائق گرمکھی لکھنے والے خوشنویس کی ضرورت ہے کارکردہ ہو۔ کسی مطبع میں کام کرچکا ہو۔ جس شخص کو ہمارے مطبع میں کام کرنا منظور ہو اپنی درخواست معہ نمونہ ہمارے پاس بھیجدے تنخواہ ۱۵ روپیہ ملیگی

المشتہر

پادری سی بی نیوٹن صاحب
سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

لودیانہ

دن کو تو غضب کی گرمی۔ اور رات کو خنکی۔ جس سے صحت عموماً اچھی نہیں۔ تپ کا زور ہے۔ بچے کھسرہ اور چیچک میں مبتلا ہیں۔ رپورٹ پیدائش و اموات سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ہفتہ تعداد پیدائش ۲۶۔ اور اموات ۲۴ +

کرسچن وبح (عیساگاون) کے احاطہ کی حد جو شہر سے ملحق ہے۔ عموماً گندی رہتی ہے۔ شہر کے کاہل الوجود مرد و عورات نے یہی جگہہ حاجت رفع کے لئے مقرر کر رکھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب صفائی تو جہہ فرماویں +

ہم میونسپل کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُسنے ہماری تحریر پر توجہہ فرما کر شہر کے گرجا کو عینگیر خانہ کی ناپاکی سے پاک کیا +

آجکل صدر ہسپتال میں بیماروں کے حال پر بہت مہربانی سے غور و توجہہ کیجاتی ہے +

ویکفیلڈ گنج کی نسبت ہمارے پاس ذیل کی تحریر پہنچی ہے۔ ہم میونسپلٹی کو اسطرف توجہہ دلاتے ہیں "محلہ ویکفیلڈ گنج میں جیل خانہ کی طرف کو جو گھر آباد ہوئے ہیں اُن کو پانی کی قلت سے بہت تکلیف ہے۔ اگر اُس طرف رفاہ عام کے لئے سرکاری کنواں ہو تو از بس مفید ہو اور جو نکہ کمیٹی کیطرف سے ۲ خاکروب تو واسطے صفائی کے آتے ہیں مگر باعث ریتلی زمین کے دھول اُڑتی رہتی ہے۔ بہتر ہے کہ ایک یا دو سقہ بھی رکھا جاوے اور ایک ایک لالٹین ہر طرف گلیوں کے چوکونپر لگا دیجاوے تو عوام الناس شکر گزار ہے ہیں" +

ہم نے جو گذشتہ ہفتہ بوائز بورڈنگ سکول مڈل کے افسوس ناک نتیجہ پر اپنا افسوس ظاہر کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ جو امیدوار امتحان میں داخل ہوئے تھے۔ بالکل تیار نہ تھے نہ تو ہیڈ ماسٹر صاحب اور نہ کوئی اور اُستاد اُن کے امتحان میں داخل ہونے پر خوش تھا۔ طلبا کے والدین کی زبردست خواہشوں پر امتحان کو مجبوراً بھیجے گئے تھے۔ اور ان ۶ طلبا سے ۲ اس سکول کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ وہ نئے داخل ہوئے تھے۔ اور یہہ سب صرف ایک مضمون یعنے ریاضی میں فیل ہوئے ہیں۔ +

شعرائے مسیحی کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر مہربانی کر کے بندہ کی غزل کے اس شعر کی تضمین فرمائیں یا اس طرح پر غزلیں فرمائیں اور بندہ کے پاس تحفہ سٹی نک بھیجدیں۔ تو احسانمند ہو کر عنقریب روح میں درج کرونگا +

یاد ہے مجھکو مسیحا تیرا آنا یاد ہے
یہاں پہ آنا اور تیرا پھر یہاں سے جانا یاد ہے

احقر **صفدر علی**
سیتا بڈی۔ ناگپور
ممالک متوسط

رسید زر

ڈاکٹر کالورام	(اجمیر)	عہ
پادری ڈی ایس لائل صاحب	سیالکوٹ	۱۵
مسٹر ڈی ایچ لیوک صاحب	کھڑر	عہ